ضلع مردان کے شعبہ
ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (E&SE)
کے بجٹ برائے مالی سال 2011-12 تا مالی سال 2014-15
پر ایک تجزیاتی نظر

یہ بروشر مردان کے شعبہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (E&SE) کے ضلعی تعلیمی بجٹ کے نمایاں رجحانات پر آگاہی فراہم کرتا ہے۔ اس کی اشاعت کا مقصد یہ ہے کہ لوگ جان سکیں کہ تعلیمی شعبے میں بجٹ سازی اور وسائل کی تقسیم کن خطوط پر ہوتی ہے، نیز یہ کہ تعلیمی بجٹ اور حکومتی پالیسی میں کتنی موافقت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بروشر کا یہ بھی مقصد ہے کہ تعلیمی بجٹ سازی اور کھپت میں جہاں کہیں تعلیمی اہداف اور ترجیحی پالیسی سے اعراض موجود ہے، اس کو دور کرنے کے لئے آپ کی آواز کو اصلاح کار کی کوششوں میں شامل کیا جائے۔ یہی بہتر جمہوری طرزِ حکومت اور اصلاح و ترقی کی راہ پر چلنے کا تقاضا ہے۔ یہ کوشش آپ کی اور ہماری، سب کی ذمہ داری ہے۔

Centre for Governance and Public Accountability (CGPA)
Telephone: +92-91-111-243-243, Fax: +92-91-5843284
Email: info@c-gpa.org, Web: www.c-gpa.org

ترقیاتی اہداف اور تعلیمی پالیسی:

شعبۂ تعلیم کے ترقیاتی اہداف کو دیکھا جائے تو اقوامِ متحدہ کے Millennium Development Goals کے مطابق سو فیصد پرائمری تعلیم ہمارا اہم ترقیاتی سنگِ میل ہے لیکن ہمارے شعبہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (E&SE) میں وسائل کی تقسیم ظاہر کرتی ہے کہ عملاً ہم نے اس 100 فیصد پرائمری تعلیم کے مقصد کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ پرائمری تعلیم کے لئے مطلوبہ وسائل مہیا نہ کرنے کی وجہ سے ہمارا 100 فیصد شرح خواندگی کا خواب ابھی تک شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکا۔ اگر حکومت اس بارے میں سنجیدہ کوششیں کرے اور مالی وسائل کی فراہمی اور ان کے شفاف، نتیجہ خیز اور دیانتدارانہ استعمال کو یقینی بنائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم 100 فیصد پرائمری تعلیم کا ہدف پورا نہ کر سکیں۔ البتہ اس سلسلے میں چند قانونی سقم موجود ہیں، جن کو دور کرنا ہمارے منتخب نمائندوں اور متعلقہ شعبہ جات کے افسران کی ذمہ داری ہے۔ ان میں سرفہرست "حصولِ تعلیم کے حق (Right to Education)" کے لئے قانون سازی کا کام ہے۔ پاکستان کے دستور کے مطابق ریاست 5 سے 16 سال کی عمر کے ہر بچے (لڑکے اور لڑکی) کو معیاری اور مفت تعلیم وضع شدہ قانون کے مطابق فراہم کرنے کی ذمہ دار ہے۔ خیبر پختونخواہ کیلئے Right to Education کو وضع کرنا خیبر پختونخواہ صوبائی اسمبلی کا کام ہے اور یہ کام ابھی تک نہیں کیا گیا۔ ملک کی باقی تمام صوبائی اسمبلیاں Right to Education پر قانون سازی کر چکی ہیں۔ لہٰذا ہم خیبر پختونخواہ صوبائی اسمبلی سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ Right to Education پر جلد از جلد مؤثر قانون سازی مکمل کرے اور انتظامیہ اس کو عملاً نافذ کر کے شہریوں کو قانون کے مطابق تعلیم حاصل کرنے کی سہولیات فراہم کرے۔ نیز یہ کہ حکومت مطلوبہ وسائل فراہم کر کے شعبۂ تعلیم کی مالی مشکلات دور کرے۔

شعبۂ تعلیم میں جنسی بنیادوں پر وسائل کی غیر مساوی تقسیم:

خیبر پختونخواہ اور ضلع مردان کی آبادی میں مردوں اور عورتوں کی تعداد تقریباً برابر ہے۔ نیز اسکول جانے کی عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعداد بھی برابر ہے۔ لیکن لڑکیوں کے لئے تعلیمی سہولیات کی فراہمی کو جس قدر نظر انداز کیا جاتا ہے اس کا اندازہ ذیل میں پیش کئے گئے اعداد و شمار سے بخوبی ہوتا ہے:

☆ مردان میں موجود 1,779 گورنمنٹ اسکولوں میں سے صرف 777 اسکول (43.7 فیصد اسکول) لڑکیوں کے لئے ہیں جبکہ باقی 1,002 اسکول لڑکوں کے لئے ہیں۔

☆ مردان کے کل تدریسی عملے کی تعداد 9,884 ہے، جس میں سے صرف 3,682 خواتین اساتذہ ہیں جبکہ باقی 5,802 مرد اساتذہ ہیں۔ ان اعداد کے مطابق خواتین اساتذہ کی تعداد کل اساتذہ کا 37.25 فیصد ہے۔

☆ گرلز اسکولوں اور خواتین اساتذہ کی اس قدر قلت کے باوجود اسکولوں میں داخل طلبہ کی تعداد کا 45.6 فیصد لڑکیوں پر مشتمل ہے۔ داخل طلبہ کی کل تعداد 363,432 ہے، جس میں سے 165,610 لڑکیاں اور 197,882 لڑکے ہیں۔

☆ ان اعداد سے یہ جاننا مشکل نہیں کہ مردان میں طلبہ اور اساتذہ کا تناسب لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے مختلف ہے۔ ضلع میں ہر 34 لڑکوں کے لئے ایک استاد جبکہ ہر 45 لڑکیوں کے لئے ایک استانی ہے۔

☆ لڑکوں کے اسکولوں، اساتذہ اور طلبہ کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے دستیاب وسائل کا بڑا حصہ لڑکوں کی تعلیم پر خرچ ہوتا ہے اور لڑکیوں کی تعلیم نسبتاً نظر انداز ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر PTC فنڈز کی کھپت لڑکوں کے اسکولوں کیلئے زیادہ اور لڑکیوں کے اسکولوں کیلئے کم ہے۔ اسی طرح ان فنڈز کا بڑا حصہ ثانوی اسکولوں میں خرچ ہوتا ہے۔ ذیل کے جدول میں ضلع بنوں کے 2014-15 کے PTC فنڈز اور ان کی کھپت برائے طلباء و طالبات اور برائے پرائمری و ثانوی اسکول دکھائی گئی ہے:

Distribution of PTC Funds for District Mardan FY 2014-15 by Level of Education and Gender (Rs. in Millions)

Level of Education	Funds Released for		Total Funds
	Girls' Schools	Boys' Schools	
Primary Schools	16,436	27,608	44,044
Secondary Schools	9,12	14,075	23,193
Total	**25,556**	**41,683**	**67,239**

(Source: Funds Relase Orders-Finance Department KP)

شعبۂ تعلیم میں جنسی مساوات کو قائم کرنا حکومت کی پالیسی بھی ہے اور معاشرتی ترقی کا ایک اہم اشاریہ بھی — اس لئے ہم اپنے منتخب نمائندوں، حکومت کے متعلقہ اداروں اور سرکاری افسران سے بھرپور مطالبہ کرتے ہیں کہ قوم کی بیٹیوں کی تعلیم کو نظر انداز نہ کیا جائے بلکہ اس پر بھرپور توجہ دی جائے اور لڑکیوں کے لئے لڑکوں کے مساوی سطح پر اسکولوں، اساتذہ اور مالی وسائل کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ Conditional Grants کے 70 فیصد فنڈز کو لڑکیوں کی تعلیمی سہولیات کے لئے مختص کرنا قابلِ تحسین فیصلہ ہے۔ البتہ اس کے ساتھ ساتھ دیہاتی اور پسماندہ علاقوں میں والدین کو لڑکیوں کو تعلیم دلوانے پر قائل کرنا بھی ضروری ہے جو کہ Parent Teacher Councils کو زیادہ مؤثر اور فعال بنا کر، اور لوگوں میں بیداریٔ شعور کے لئے کاوشیں کر کے کیا جا سکتا ہے۔ اور ہم سب ایسی کاوشیں کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

بجٹ شعبہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (E&SE)

شعبہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (E&SE) کو دو مدوں میں بجٹ کی ترسیل ہوتی ہے:

1- جاری بجٹ (CURRENT BUDGET)

2- ترقیاتی بجٹ (DEVELOPMENT BUDGET)

شعبہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (E&SE) ضلع مردان میں ہونے والے جاری اور ترقیاتی تعلیمی اخراجات (Current & Development Expenditure on Education) برائے مالی سال 2011-12 تا مالی سال 2014-15 ذیل کے جدول میں پیش کئے گئے ہیں:-

District Mardan E&SE Department Current and Development Expenditure (Rs. in Millions)

Years	Current Expenditure	Development Expenditure	Total Expenditure
2011-12	3,354	852	4,206
2012-13	4,168	750	4,918
2013-14	4,598	845	5,443
2014-15*	2,412	276	2,688

* Expenditure figures provided for Fiscal Year 2014-15 are up till February 2015

(Source: Finance Department KP, Budget Database)

جدول میں پیش کئے گئے اعداد سے واضح ہے کہ جاری اخراجات، ترقیاتی اخراجات سے کہیں زیادہ ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زیادہ تر اخراجات، جن میں تدریسی وغیر تدریسی عملے کی تنخواہیں اور پنشن کی ادائیگی، اسکولوں کے روزانہ و ماہانہ اخراجات جیسے بجلی، پانی اور گیس کے بلوں کی ادائیگی، مرمت کا کام اور تدریسی ساز و سامان کی خریداری وغیرہ شامل ہیں، سب جاری بجٹ کی رقم سے ادا کئے جاتے ہیں۔ جبکہ ترقیاتی بجٹ کی رقم سے نئے اسکولوں کی تعمیر، پہلے سے موجود اسکولوں کی اعلیٰ مدارج میں ترقی، اسکولوں میں نئے کمروں کی تعمیر اور اعزازی وظائف وغیرہ جیسے کام کئے جاتے ہیں۔

جاری اخراجات کی تقسیم:

شعبہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (E&SE) مردان کے جاری اخراجات کی تقسیم پر ایک نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ جاری بجٹ اخراجات کی تقریباً تمام تر رقم (97 فیصد) تدریسی وغیر تدریسی عملے کی تنخواہوں اور پنشن میں صرف ہو جاتی ہے اور اسکولوں کے روزانہ و ماہانہ اخراجات یعنی انتظام و انصرام کے لئے نہایت قلیل رقم بچ پاتی ہے۔ ذیل کے جدول میں مردان کے مالی سال 2011-12 تا مالی سال 2014-15 کے جاری بجٹ اخراجات کی تقسیم پیش کی جا رہی ہے، جس میں تنخواہوں اور انتظام و انصرام کی لاگت فیصد کے تناسب میں دکھائی گئی ہے:-

Distribution of Current Budget Expenditure E&SE Mardan by Salary and Non-salary FY 2011-12 to FY 2014-15 (Rs. in Millions)

Years	Salary		Non-salary		Total Expenditure
	Salary Expenditure	% Share in Current Expenditure	Non-salary Expenditure	% Share in Current Expenditure	
2011-12	3,261	97%	93	3%	3,354
2012-13	3,994	96%	174	4%	4,168
2013-14	4,493	98%	105	2%	4,598
2014-15*	2,401	99.5%	11	0.5%	2,412

* Figures provided for Expenditure for FY 2014-15 are up till Feb.2015

(Source: Finance Department KP, Budget Database)

مالی سال 2011-12 تا مالی سال 2013-14 کے دوران جاری بجٹ کی اوسطاً 97 فیصد رقم محض شعبہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (E&SE) کے تدریسی وغیر تدریسی عملے کی تنخواہوں اور پنشن کی ادائیگی میں صرف ہوتی رہی ہے اور باقی تمام اخراجات 3 فیصد رقم سے پورے کئے جاتے رہے ہیں۔

بقیہ اخراجات کو پورا کرنے کے لئے 3 فیصد کی اوسط رقم نہایت قلیل ہے اور اس سے اسکولوں کا انتظام و انصرام چلانا نہایت مشکل ہے۔ اتنے قلیل وسائل سے اسکولوں میں بنیادی سہولیات (جیسے چار دیواری، پینے کا صاف پانی، بجلی اور لیٹرین وغیرہ) تک مہیا نہیں کی جا سکتیں اور اس سے معیارِ تعلیم بھی متاثر ہوتا ہے۔ تنخواہوں کے علاوہ تعلیمی اداروں کے دیگر اخراجات کو پورا کرنے کے لئے مزید وسائل کی اشد ضرورت ہے اور ـــ گورنمنٹ اسکولوں کی موجودہ صورتِ حال کے پیش نظر ـــ ہم سمجھتے ہیں کہ جاری بجٹ کا کم از کم 10 فیصد حصہ دیگر اخراجات کے لئے مختص کرنا بہت ضروری ہے۔ اس ضمن میں ایک احسن اقدام یہ ہے کہ خیبر پختونخوا حکومت نے مالی سال 2014-15 میں انتظام و انصرام کے اخراجات پورے کرنے کے لئے ضلع مردان کے شعبہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (E&SE) کو ماہِ فروری 2015ء تک 13 کروڑ 85 لاکھ اور 75 ہزار کے اضافی فنڈز جاری کئے تھے، جن سے اسکولوں میں اشیائے ضروریہ (مثلاً ٹاٹ، فرنیچر، کمپیوٹر وغیرہ) فراہم کرنے میں بڑی مدد ملی ہے۔

پرائمری تعلیم کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک:

سال 2011-12 تا سال 2014-15 کے دوران ضلع مردان کے جاری تعلیمی بجٹ کا محض 50 فیصد حصہ پرائمری تعلیم پر خرچ ہوتا رہا ہے، جبکہ پرائمری اسکولوں کی تعداد 1,415 ہے جو کہ سرکاری اسکولوں کی کل تعداد 1,779 کا 79.5 فیصد ہے۔ پرائمری اسکولوں کے طلبہ کی تعداد 254,177 ہے جو کہ طلبہ کی کل تعداد (363,432) کا 70 فیصد ہے اور پرائمری اساتذہ کی تعداد 5,904 ہے جو کہ ضلع میں تعینات کل اساتذہ (9,484) کا 62 فیصد سے کچھ زیادہ ہے۔

ان حقائق کے پیش نظر پرائمری اسکولوں کا ضلعی بجٹ میں حصہ غیر منصفانہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پرائمری اسکولوں کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے اور ان کا تعلیمی معیار بھی کم درجے کا ہے۔ بہت سے پرائمری اسکول 2 یا 2 سے بھی کم کمروں پر مشتمل ہیں اور 2 یا 2 سے بھی کم اساتذہ کی زیرِ نگرانی چل رہے ہیں اور ان میں بنیادی سہولتیں بھی میسر نہیں ہیں۔

پرائمری اسکولوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے، ان میں بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لئے، ان کے نتائج بہتر بنانے کے لئے اور مجموعی طور پر ان کا معیارِ تعلیم بہتر کرنے کے لئے مزید وسائل درکار ہیں اور ضرورت اس امر کی ہے کہ ثانوی اسکولوں (مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری) کا بجٹ کم کئے بغیر شعبہ تعلیم کا مجموعی بجٹ بڑھا کر پرائمری اسکولوں میں وسائل کی کمی کو پورا کیا جائے۔ کیونکہ ثانوی اسکولوں کو بھی اپنی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے مزید وسائل کی ضرورت ہے۔

مالی سال 2014-15 میں پرائمری اسکولوں کے طلبہ پر اٹھنے والا فی کس ماہانہ خرچ 778 روپے ہے جبکہ ثانوی اسکولوں کے طلبہ پر فی کس ماہانہ خرچ 1,698 روپے ہے۔ پرائمری تعلیم جو کہ خواندگی کی بنیادیں تعمیر کرتی ہے، اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے اور پرائمری طلبہ پر فی کس خرچ بڑھا کر اس کو ثانوی درجہ کے طلبہ کے فی کس خرچ کے قریب تر کرنا چاہیے۔

مالی سال 2011-12 تا مالی سال 2014-15 کے ترقیاتی بجٹ کی رقم میں سے بھی زیادہ تر حصہ ثانوی درجے کی تعلیم پر خرچ ہوا ہے جو کہ 85.75 فیصد سے بھی کچھ زیادہ ہے اور پرائمری تعلیم پر ترقیاتی بجٹ کا صرف 14.25 فیصد حصہ خرچ ہوا ہے۔ جاری بجٹ کی طرح ترقیاتی بجٹ کی کھپت بھی پرائمری اور ثانوی درجوں کے لئے منصفانہ بنانے کی ضرورت ہے۔

ذیل کے جدول میں ضلع مردان کے تعلیمی بجٹ برائے مالی سال 2011-12 تا مالی سال 2014-15 کے تعلیمی بجٹ کی تقسیم برائے پرائمری اور ثانوی تعلیم پیش کی جا رہی ہے:-

Distribution of Current Expenditure E&SE District Mardan by Primary and Secondary Education FY 2011-12 to FY 2014-15 (Rs. in Millions)

Years	Primary Education		Secondary Education		Total Expenditure
	Expenditure	% Share in Current Budget	Expenditure	% Share in Current Budget	
2011-12	1,709	51%	1,645	49%	3,354
2012-13	2,078	50%	2,090	50%	4,168
2013-14	2,372	52%	2,226	48%	4,598
2014-15	1,240	51%	1,171	49%	2,412

(Source: Finance Department KP, Budget Database)